Analysis of the Criminal Laws (Amentment) Act 2021 (Anti Rape)

فوجداری قانون(ترمیمی) ایکٹ2021(زناءبالجبر)

By

Research Department

WIL Forum

یہ فوجداری قانون زنا بالجبر جیسے جرائم سے متعلق ہے جو کہ مجلس شوری کے مشترکہ اجلاس میں منظور کیا گیا۔ اس قانون کے ابتدائیہ میں یہ کہا گیا ہے کہ خواتین اور بچوں کے حوالے سے عصمت دری اور جنسی استحصال کے واقعات سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کے لئے یہ ایکٹ بنایا گیا ہے۔اس قانون میں زنا بالجبر کی سزا کو سخت کر دیا گیا ہے۔تاکہ زنا بالجبر کے بڑھتے واقعات کو کنٹرول کیا جا سکے۔یاد رہے کہ اس مخصوص قانون کو پہلے آرڈیننس کی صورت میں جاری کیا گیا تھا۔مگر اب اس کو مستقل حیثیت دیتے ہوئے پارلیمنٹ نے کچھ ترامیم کے ساتھ باقاعدہ قانون کی صورت میں منظور کر لیا ہے۔

جائزہ دفعات:

ترمیمی دفعہ 2 کے تحت دفعہ 375 میں ترمیم:

تعزیرات پاکستان کی دفعہ 375 کو حسب ذیل سے تبدیل کر دیا جائیگا، یعنی؛

375۔زنا بالجبر۔ایک شخص (الف) کو زنا بالجبر کا مرتکب کہا جائے گا اگر الف۔۔۔

(الف) اپنا عضو تناسل، کسی بھی حد تک، ایک دوسرے شخص (ب) کی فرج، منہ، نائزہ یا مقعد میں داخل کرتا ہے یا (ب) کو اس طرح سے (الف) کے ساتھ یا کسی بھی اور شخص کے ساتھ کرنے کو کہتا ہے، یا

(ب) کسی بھی شے یا اپنے جسم کے کسی بھی حصے کو مگر عضو تناسل نہ ہو، کسی بھی حد تک، (ب) کی فرج، منہ، نائزہ یا مقعد میں ڈالتا ہے یا (ب) کو اس طرح سے (الف) سے یا کسی بھی شخص سے کرنے کو کہتا ہے یا

(ج)(ب) کے جسم کے کسی بھی حصے میں تبدیلی کرتا ہے اس غرض سے کہ (ب) کی فرج، نائزہ مقعد یا جسم کے کسی بھی حصے میں دخول بنے یا (ب) کو اس طرح (الف) سے یا کسی بھی دوسرے شخص سے کرنے کو کہتا ہے یا

(د)(ب) کی فرج، نائزہ، مقعد یا عضو تناسل پر منہ لگاتا ہے یا (ب) کو اس طرح (الف) سے یا کسی بھی دوسرے شخص سے کرنے کا کہتا ہے، ایسے حالات کے تحت جو حسب ذیل سات اقسام میں سے کسی کے بھی تابع ہوں:

(اول) (ب) کی مرضی کے خلاف ہو؛

(دوم) (ب) کی مرضی کے بغیر ہو؛

(سوم)(ب) کی رضا مندی کے ساتھ، جب رضا مندی موت یا ضرر پہنچانے کا خوف دلا کر حاصل کی گئی ہو؛

(چہارم)(ب) کی رضا مندی کے ساتھ، جب (الف) کو علم ہو کہ اس کی اس (ب) سے شادی نہیں ہوئی ہے اور رضا مندی کا اظہار اس لئے کیا گیا ہے کہ (ب) کو یقین ہے کہ یہ آدمی کوئی اور شخص ہے جس سے اس کی قانونی شادی ہوئی ہے یا اس کا یقین ہے؛ یا

(پنجم)(ب) کی رضا مندی کے ساتھ، جب مذکورہ رضا مندی کے وقت، دماغ کے فاترالعقل ہونے یا نشہ آور کی وجہ سے یا (الف) کی جانب ذاتی طور پر یا کسی بھی دیگر کی جانب سے چکرا دینے والی یا مضر صحت شے کے استعمال کے ذریعے (ب) اس قابل نہیں تھا کہ وہ اس کی نوعیت اور اس کے نتائج کو سمجھ سکے جس کے سبب (ب) نے رضا مندی دی؛

(ششم)(ب) کی رضا مندی یا بلا وجہ رضا مندی سے جب (ب) سولہ سال سے کم تھا ؛

(ہفتم) جب (ب) رضا مندی دینے کے قابل نہ تھا۔

تشریح 1۔ اس دفعہ کی اغراض کے لئے فرج میں دیان فرج بھی شامل ہو گا۔

تشریح 2۔ رضا مندی سے مراد ایک غیر مبہم رضا کارانہ اقرار نامہ جب (ب) الفاظ، حرکات وسکنات یا زبانی یا غیر زبانی رابطے کی کسی بھی صورت سے خاص جنسی فعل میں شامل ہونے کے لئے رضا مندی سے مطلع کر لے مراد ہے۔ شرط ہے کہ ب جو جسمانی طور پر دخول پر مزاحمت نہیں کرتا تو صرف اس وجہ سے یہ حقیقت نہیں سمجھا جائے گا کہ وہ جنسی عمل کے لئے رضا مند ہے۔

تشریح 3۔ شخص سے مراد ایک مرد، عورت یا مخنث مراد ہے اور زنا بالجبر میں اجتماعی زنا بالجبر شامل ہے۔

تشریح 4۔ حقیقی طبی طریقہ کار اختیار نہیں کیا جائے گا۔

A bonafide medical procedure or intervention shall not constitute

ترمیمی دفعہ 3 کے تحت نئی دفعہ 375A کا اضافہ:

اس قانون کے تحت تعزیرات پاکستان میں ایک نئی ترمیمی دفعہ 375A کا اضافہ کیا جا رہا ہے جو کہ درج ذیل ہے

دفعہ 375A گینگ ریپ / اجتماعی زنا بالجبر:۔

جب کسی شخص کو ایک شخص یا زیادہ اشخاص کی جانب سے گروپ کی صورت میں یا نیت مشترکہ کی صورت میں ریپ کیا جاتا ہے تو ان اشخاص میں سے ہر ایک اجتماعی ریپ کے جرم کا مرتکب ہو گا تو اس کو سزائے موت یا تاحیات سزائے قید یا عمر قید اور جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

ترمیمی دفعہ 4 کے تحت دفعہ 376 میں ترمیم:

اس ترمیمی دفعہ کے تحت دفعہ 376 میں یہ ترمیم کی جائے گی۔

الف؛ دفعہ کی ذیلی دفعہ (1) میں لفظ "25 سال" کے بعد الفاظ "تاحیات سزائے قید" کا اضافہ ہوگا۔

ب: ذیلی دفعہ (2) کو omit کیا گیا ہے۔

اب اگر ہم اصل دفعہ کا جائزہ لیں تو وہ کچھ یوں ہے۔

الف۔ جو کوئی ریپ کے جرم کا مرتکب ہوگا اس کو سزائے موت یا ایسی مدت کی سزائے قید دی جائیگی جو کہ 10 سال سے کم اور زیادہ سے زیادہ 25 سال اور جرمانہ کیا جائے گا۔

Whoever commits rape shall be punished with death or imprisonment of either description for a term which shall not be less than ten years or more, than twenty-five years and shall also be liable to fine.

مزید پڑھیئے http://www.pakistani.org/pakistan/legislation/1860/actXLVof1860.html

ب۔ جب ریپ نیت مشترکہ کے ساتھ ایک یا ایک سے زیادہ اشخاص کی جانب سے کیا جائے تو ان میں سے ہر ایک کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جائیگی۔

ترمیمی دفعہ 5 کے تحت شیڈول میں ترمیم:

اس دفعہ کے تحت ضابطہ فوجداری کے شیڈول II میں ترمیم کرتے ہوئے گینگ ریپ کے کالم کا اضافہ اور ریپ کی سزا میں تاحیات سزائے قید کا اضافہ کیا جائے گا۔

تبصرہ وتجزیہ:

اس آرڈیننس کے تحت ریپ کے مجرمان کو قرار واقعی سزا دینے کے لئے تعزیرات پاکستان میں موجود ریپ کی سزا کو سخت کر دیا گیا ہے۔ نہ صرف سزا کو سخت کر دیا گیا ہے بلکہ تعزیرات پاکستان میں موجود ریپ کی تعریف میں وسعت دی گئی ہے۔ اس سے قبل کہ ہم اس ترمیمی دفعہ کا جائزہ لیں اس قانون سے قبل اس دفعہ کا جائزہ لیتے ہیں، جو کہ کچھ یوں تھی۔

دفعہ 375 :۔

کوئی بھی مرد اگر حسب ذیل پانچ وضاحتوں کے تحت حالات معلومہ کو دیکھتے ہوئے کسی عورت سے جنسی ملاپ کرتا ہے تو وہ زنا بالجبر کا مرتکب کہلائے گا۔

(i) خاتون کی خواہش کے خلاف؛

(ii) خاتون کی رضامندی کے خلاف؛

(iii) خاتون کی رضامندی کے ساتھ، جب رضامندی موت یا ضرر پہنچانے کا خوف دلا کر حاصل کی گئی ہو؛

(iv) خاتون کی رضامندی کے ساتھ، جب مرد کو علم ہو کہ اس کی اس (خاتون) سے شادی نہیں ہوئی ہے اور رضامندی کا اظہار اس لئے کیا

گیا ہے کہ وہ یقین رکھتی ہے کہ یہ آدمی کوئی اور شخص ہے جس سے اس کی شادی ہوگی یا جس سے اس کی شادی ہونے کا اسے یقین ہو؛ یا

(v) لڑکی کی رضامندی کے ساتھ یا بغیر جب کہ اسکی عمر سولہ سال سے کم ہو؛

وضاحت: زنا بالجبر کے جرم کے حوالے سے ضروری جنسی ملاپ کے لئے دخول کافی ہے۔

مزید پڑھیئے http://www.pakistani.org/pakistan/legislation/1860/actXLVof1860.html

اس دفعہ کے جائزہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اب زنا بالجبر کی تعریف کو کافی وسعت دے دی گئی ہے۔ اب زنا بالجبر صرف مخصوص جنسی فعل کا نام نہیں ہے بلکہ اس تعریف کی رو سے تمام جنسی افعال (جو کہ انسانی جسم اور اعضاء سے متعلق ہو سکتے ہیں) کو زنا بالجبر میں شمار کیا گیا ہے۔ اسکے ساتھ ہی متاثرہ کی تعریف کو وسیع کرتے ہوئے نہ صرف ایک عورت اور بچہ کو متاثرہ میں شمار کیا گیا ہے بلکہ مخنث اور مردوں کو بھی اس میں شامل کر دیا گیا ہے۔ گویا کوئی بھی بلالحاظ عمر و جنس متاثرہ ہوسکتا ہے اور کوئی بھی بلالحاظ جنس یا صنف کے مجرم ہوسکتا ہے۔ زنا بالجبر کی متاثرہ اور مجرم کی تعریف کو وسعت دینا ایک خوش آئند عمل ہے کیونکہ زمانہ کی جدت نے ترقی کے ساتھ ساتھ معاشرے کا ہر فرد کسی بھی جرم کا متاثر ہوسکتا ہے۔ پہلے صرف کمزور طبقہ یعنی عورتیں اس جرم کا متاثرہ ہوا کرتی تھی مگر اب بچوں، مخنث افراد یہاں تک کے مردوں کے ساتھ بھی زنا بالجبر جیسے جرائم رپورٹ ہو رہے ہیں۔ اس لئے نہایت ضروری تھا کہ زنا بالجبر (ریپ) کے متاثرہ کی تعریف کو وسعت دی جائے۔

تاہم زنا بالجبر (ریپ) کی تعریف میں جو وسعت دی گئی ہے وہ کچھ مبہم ہے کیونکہ انسانی جسم کے ساتھ تقریباً ہر جنسی فعل کو ریپ میں شمار کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ریپ کی تعریف میں دخول کو لازمی عنصر کے طور پر لیا جاتا ہے مگر اس ترمیمی دفعہ میں ریپ کی تعریف میں تمام غیر فطری افعال کو (جن میں بعض اوقات دخول شامل نہیں ہوتا یا اس کا عمل دخل نہیں ہوتا) بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ تعزیرات پاکستان کے قانون میں Unnatural Offences کے نام سے باقاعدہ دفعات موجود ہیں۔ اگر قانون ساز ادارے ان قوانین کا بغور مطالعہ کرلیں تو اس طرح نہ صرف ان کا وقت برباد نہیں ہوگا بلکہ عوام کے حقیقی مسائل کو بھی توجہ ملے گی۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 377 میں غیر فطری جسمانی تعلقات / لواطت وغیرہ پر باقاعدہ سزا موجود ہے۔ اگر اس کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے اسی دفعہ میں ترامیم کر دی جائیں تو یہ امر خواتین اور مردوں کے جنسی استحصال اور زیادتی کو زنا بالجبر کہنے یا نہ کہنے کی بحث میں الجھے بنا مسئلہ کو حل کرنے کا باعث ہوگا۔ اس کے علاوہ مذکورہ ترمیم کی وجہ سے زنا بالجبر کی سزا جو کہ اب سزائے موت کی جا چکی ہے بھی متاثر ہوگی کیونکہ غیر فطری افعال کے جرائم یا لواطت کی سزا اس وقت تعزیرات پاکستان میں زیادہ سے زیادہ دس سال قید یا عمر قید ہے۔

اگر ہم اس قانون کے ساتھ ہی منظور ہونے والے قانون انسدادِ زنا بالجبر (تحقیقات و سماعت) ایکٹ 2021 میں دیئے گئے شیڈول (جدولی جرائم) کا جائزہ لیں تو اس میں جدولی جرم قرار دیئے گئے جرائم کی ایک طویل فہرست نظر آتی ہے۔ ان دفعات میں 498B,34,292A,292B,292C,354,365,365A,368,369,369A, اور باب V,V-A اور Prevention of Electronic Crimes Act کی دفعات 21,22، اور ایسے جرائم جو انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت کیے جائیں مگر وہ اس جدولی

جرائم سے منسلک ہوں۔

جبکہ شیڈول II میں دفعات 34,336A,336B,354A,364,364A,365B,366A,366B,367A,371A,371B, 375,375A,376,377,377A,377B,511 اور باب V,V-A شامل ہیں۔ گویا تمام ایسے جرائم جو کہ ریپ سے منسلک ہو سکتے ہیں ان کو جدولی جرائم قرار دیا گیا ہے۔ (اس کے علاوہ وہ جرائم جو کہ نہ تو ریپ میں شامل ہوں نہ جدولی جرائم کا حصہ ہو مگر ان سے منسلک ہو سکتے ہو اس شبے کی بنا پر بھی ملزمان کے خلاف تحقیقات کی جائیں گی۔) یاد رہے کہ یہ جرائم پہلے ہی تعزیرات پاکستان کے تحت قبل سزا جرائم ہیں۔ یہ تمام جرائم اب خصوصی قانون کے تحت خصوصی عدالت میں چلائے جائیں گے یہ تمام صورتحال مجرمان کو فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ریپ کی تعریف میں بیان کیئے گئے تمام افعال کو عدالت میں آسانی سے ثابت نہیں کیا جا سکے گا کیونکہ ان افعال کے لئے شہادتیں بمشکل دستیاب ہونگی خاص طور پر جب ریپ کا فعل روایتی (دخول) نہ ہو۔ ملزمان کو مقدمہ کی سماعت کے وقت فائدہ پہنچائے گی۔

اس قانون میں ایک خوش آئند دفعہ بھی شامل کی گئی ہے جو کہ اجتماعی زیادتی سے متعلق ہے اور اس کی سزا کو سخت کیا گیا ہے۔ کیونکہ اجتماعی جرم میں جرم کی شدت شدید تر ہو جاتی ہے۔ لہذا اسکی سزا کو بھی سخت ہونا چاہیے۔

اسی طرح اس قانون میں موجود تشریح 2 میں یہ کہا گیا ہے کہ رضامندی سے مراد ایک غیر مبہم رضا کارانہ اقرار نامہ ہے یعنی جب متاثرہ اپنے الفاظ، حرکات وسکنات یا زبانی یا غیر زبانی رابطے کی کسی بھی صورت سے خاص جنسی فعل میں شامل ہونے کے لئے رضامندی ظاہر کرے اور جسمانی طور پر جنسی عمل پر مزاحمت نہیں کرے تو اس کی رضامندی کو رضامندی نہیں سمجھا جائے گا۔ اس تشریح کی مزید وضاحت کی ضرورت ہے کیونکہ اس تشریح کے غلط استعمال کا احتمال ہے اور کوئی بھی زنا کو اپنی رضا کے ساتھ کر کے اس کو زنا بالجبر کا نام دے سکتا ہے۔

مزید اس قانون کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ اس میں زنا بالجبر کی سزائیں سخت کی گئی ہیں جن میں ایک سزا تا عمر سزائے قید بھی ہے۔ یاد رہے کہ اس قانون کو جب آرڈیننس کے ذریعے جاری کیا گیا تھا تو 376 میں ترمیم کرتے ہوئے زنا بالجبر کے مرتکب عادی مجرمان کو جنسی مباشرت کی ادائیگی کے لئے نا اہل (نامرد) بنانے کی ایک سزا بھی مقرر کی گئی تھی۔ مگر اس سزا کے غیر اسلامی ہونے کی وجہ سے اس کو اس قانون میں سے نکال دیا گیا ہے۔ ویسے بھی ایسی سزا کو دینے کے لئے پاکستان میں سہولیات کی بھی کمی ہے اور اسکے ساتھ ساتھ ایسی غیر انسانی سزا سے معاشرے میں کئی نفسیاتی امراض کے پیدا ہونے کا خدشہ تھا۔

اس ترمیمی قانون کے ساتھ ساتھ ایک اور قانون انسداد زنا بالجبر (تحقیقات وسماعت) ایکٹ 2021 منظور کیا گیا ہے۔ اس قانون میں قواعد وضوابط کے ساتھ ساتھ زنا بالجبر کے جرائم کے مرتکب افراد کو سزا دینے کے لئے خصوصی عدالتوں کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے چونکہ عام عدالتوں میں یہ مقدمات کی بھرمار ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے ان مقدمات کے سائلین سال ہا سال انصاف کے منتظر رہتے ہیں۔ مگر فیصلہ نہیں ہو پاتا۔ لیکن اب اس قانون کے تحت خصوصی عدالت جو کہ صرف ان ہی ریپ کے مقدمات کو چلانے کے لئے بنائی جائے گی صرف چار ماہ میں فیصلہ کر دے گی۔ مزید یہ کہ ہائی کورٹ بھی چھ ماہ میں مقدمہ ختم کر دے گی۔ خصوصی عدالتیں اس لئے بھی ضروری

ہیں کہ ریپ کے مقدمات احساس نوعیت کے ہوتے ہیں۔ جبکہ عام عدالتوں میں یہ مقدمات بھی عام طرح سے حل کر دیئے جاتے ہیں جس طرح کی حساسیت ان مقدمات کے لئے چاہیے ہوتی ہے اس کا فقدان ہوتا ہے جس کی وجہ سے بہت سے ملزمان سزا سے بچ جاتے ہیں۔ لہذا یہ دفعہ ایک بہترین دفعہ ہے کیونکہ اس سے ان اسپیشل مقدمات کو ایک اسپیشل عدالت میں حل کیا جائے۔ جہاں موجود ججز بھی ان مقدمات کی پیچیدگی کے پیش نظر تجربہ کار مقرر کیے جائیں گے بلکہ ساتھ ہی ایک اور دفعہ جو کہ سات ہے اس کے تحت خصوصی پراسکیوٹرز بھی تعینات ہونگے مزید یہ کہ چونکہ ان جرائم کے متاثرین کا تعلق عام طور پر پسے ہوئے طبقہ سے ہوتا ہے اس لئے ان کو قانونی معاونت و انصاف اتھارٹی کے تحت قانونی امداد بھی فرائم کی جائے گی تا کہ وہ اپنے مقدمے کی پیروی کر سکیں۔

ایک اور خاص بات جو کہ اس قانون کا حصہ ہے وہ اس قانون کے تحت ایک کرائسس سیل کا قیام ہے۔ جائزہ دفعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ سیل ان جرائم کے اندراج اور ابتدائی طبی معائنہ میں نہایت ہی اہم کردار ادا کرے گا عام طور پر متاثرہ فرد ریپ کے جرم کے اندراج کے لئے تھانوں کے ہی چکر لگا تا رہتا ہے۔ اور چونکہ متاثر عام طور پر ایک خاتون ہوتی ہے اس لئے اگر وہ تھانے میں FIR کٹوانے میں کامیاب بھی ہو جائے تو بھی مردوں کی تھانوں میں موجودگی کی وجہ سے وہ درست واقعہ یا مکمل واقعہ بیان نہیں کر پاتی۔ مزید یہ کہ طبی معائنہ بھی بروقت نہیں ہوتا جس کا نقصان بعد میں انصاف کی راہ میں رکاوٹ بنتا ہے۔ لیکن اس دفعہ کے تحت اب چھ گھنٹوں میں طبی معائنہ لازمی ہوگا۔ اس سیل میں موجود لازمی رکن خاتون کی وجہ سے متاثرہ جو شرم وہ حیا کی وجہ سے پہلے مکمل بات نہیں بتا پاتی تھی امید ہے کہ اب بتا پائے گی۔ اس سیل کی خاص بات اس میں متعلقہ علاقے کے کمیشنر کے علاوہ پولیس افسر، ڈاکٹر اور ایک خاتون رکن وغیرہ کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے اب متاثرہ کی تمام تر ضروریات کو اس سیل میں ہی حل کر لیا جائیگا اور واقعہ کے متعلق تمام تر ثبوت ایک چھت تلے جمع ہونگے جن کو بروقت عدالت میں پیش کیا جا سکے گا۔

اسی طرح مشیران کا تقرر بھی اہمیت کا حامل ہوگا جو کہ عدالتی کارروائیوں میں متاثرہ کی مدد کریں گے۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ کسی بھی واقعہ کے شروع میں تو متاثرین کا بہت ساتھ دیا جاتا ہے مگر جب یہ متاثرین عدالت میں پیش ہوتے ہیں تو کوئی ساتھ دینے والا نظر نہیں آتا لوگ واقعہ بھول چکے ہوتے ہیں۔ مگر یہ مشیر چونکہ خاص طور پر اس مقصد کے لئے تعینات ہونگے اس لئے متاثرہ اکیلا نہیں ہوگا۔ اسی طرح ان جرائم کے متعلق تحقیقات کے لئے JIT کا قیام بھی قابل ستائش ہے۔ کیونکہ ریپ کے بڑھتے جرائم کی روک تھام کے لئے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ اب خصوصی توجہ کے ساتھ ان جرائم کی تحقیقات کر کے ان ملزمان کو سزا دی جائے۔ مزید یہ کہ کوئی بھی شخص ناقص تفتیش کی وجہ سے بچ نہ جائے اور کوئی جھوٹی شکایت کر کے کسی بے گناہ کو سزا نہ دلوا دے۔ ان تمام باتوں کے ضمن میں اس JIT کی اہمیت کافی بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح اس قانون کے تحت خصوصی کمیٹی کا قیام بھی اہم ہے جو کہ بلا معاوضہ ہوگی۔ ایک اور اہم چیز نادرا میں ان جنسی ملزمان یا مجرمان کی رجسٹریشن یا ریکارڈ کا مرتب ہونا ہے۔ جو کہ ان جرائم کی روک تھام میں معاونت ثابت ہو سکے گا کیونکہ متعلقہ ایجنسیاں ان پر نظر رکھیں گی یا کم از کم ملزمان کی ہسٹری موجود ہوگی جس کے مطابق اس سے نمٹا جا سکے گا۔ اسی طرح متاثرین کی شناخت کا ظاہر نہ ہونے دینا ایک اور قابل تحسین عمل ہے۔

ریپ کے بڑھتے جرائم کو روکنے کے لئے ایسی سخت سزاؤں کو دینے کی اشد ضرورت تھی جو کہ اب پوری ہوئی ہے ایسی طرح ان سزاؤں کے نافذ کے لئے عدالتی نظام اور تفتیش کے طریقہ کار میں لازمی اصلاحات کی جو ضرورت تھی اس کے لئے اس قانون کے ذریعے ایک حد تک کوشش کی گئی ہے تاہم مزید ترامیم کی گنجائش موجود ہے۔